جلد ۲ | مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۱۴ء مطابق ۵ ذیقعد ۱۳۳۲ ہجری بروز ہفتہ | نمبر ۴۴

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح بخیریت ہیں۔ حضور کی توجہ جماعت کی اصلاح کی طرف ہے۔ آج اٹھوال کے جن لوگوں نے بیعت کی۔ ان سے حقہ نہ پینے لڑائی جھگڑا نہ کرنے اور فحش نہ بکنے کا عہد بھی لیا۔

۲۔ حافظ روشن علی صاحب و مفتی محمد صادق صاحب احمدیہ انجمن کے سالانہ جلسہ میں شریک ہونے کے لئے شملہ تشریف لے گئے ہیں۔ مولوی محمد اسمٰعیل مولوی فاضل ضلع گجرات میں نہایت تن دہی سے کام کر رہے ہیں۔ مولانا موصوف مفصل خبریں بھیجتے رہتے ہیں۔ اور جماعت کی اصلاح کی طرف بھی پوری توجہ دے رہے ہیں۔ (۳)

مہمان۔ منشی میراں بخش شیخوپور۔ ڈاکٹر محمد علی افریقہ۔ منشی فرزند علی فیروزپور۔ مولوی حسن محمد لدھیانہ۔ منشی علی احمد فیروزپور۔ چوہدری فضل دین کی فتار ٹالہ۔ مولوی فضل دین دفتر زری اسسٹنٹ ملتان۔ برکت علی خان بھیاں۔

تازہ خبریں

جرمن کا نقصان۔ ٹائمز کا نامہ نگار جرمنی کے کشت و خون کا ذکر کرتے ہوئے اس کے شدید نقصانات کی اطلاع دیتا ہے۔ سپاہیوں کی باڑ مردہ لاشوں کیطرح کھڑی کر دیگئی تھی۔ جنھوں نے آنے والی برطانیہ فوج پر حملہ کیا۔ برطانوی افسروں نے نہایت مستعدی سے مقابلہ کیا۔ اور جان توڑ کر لڑے اور جرمنی کو اس مقابلہ میں سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ ایمپرر نے نینسی کے حملہ کو بچشم خود دیکھا اور جب اس میں شکست ہوئی۔ تو اپنا سا منہ لیکر لوٹ گیا۔

پیرس میں واپسی۔ ٹائمز کا نامہ نگار بورڈو سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ فرانسیسیوں کی پیرس میں واپسی کا عام چرچا ہے۔ بہت سے آدمی واپس آ چکے ہیں۔ اور اخبارات بھی واپسی کی تیاری کر رہے ہیں۔

جرمنی میں سخت طوفان کی حالت۔ (لنڈن ۱۸ ستمبر) تازہ تار خبر ہے۔ کہ جرمنی میں سخت طوفان برپا ہو گیا ہے۔

قیصر پر اعتبار۔ ۲۱۔ ستمبر۔ جرمن سپاہیوں کو قیصر ولیم پر ایسا اعتبار ہے۔ کہ جب ایک فرنچ اخبار نویس نے جرمن اسیران جنگ کو بتایا۔ کہ مارن پر تمہاری فوج کو شکست ہوئی ہے۔ تو سب نے اسے باور کرنے سے قطعاً انکار کر دیا۔ اور جواب دیا کہ قیصر کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔

ایمڈن کے کپتان کا حسن سلوک۔ جہاز ڈوور کو جب تاریخ ۱۸ ستمبر ایمڈن نے دریائے رنگون کے دہانہ پر روکا۔ تو سنگاپور پینانگ اور چین کی ڈاک جو پندرہ تھیلے اس پر بار تھے۔ وہ لے لینے چاہے۔ مگر ڈوور کے کپتان لین لینڈ کے کہنے سننے سے باز آ گیا۔ اور اسطرح یہ تھیلے بخیریت رنگون پہنچ گئے۔ انگریزی تجارتی جہاز جہاز جہ پورٹ بلیئر میں رکا پڑا ہے۔

خریداران الفضل کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ اخبار نمبر ۴۳ پریس کے بگڑ جانے کی وجہ سے لیٹ ہو گیا تھا۔

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائیٹر، پبلشر و پرنٹر کیلئے شائع ہوا)

جنگِ یورپ

سربی فتح - ۲۲ - ستمبر - سربوں نے ڈیڑھ لاکھ آسٹریوں کی فوج کو مقام کروپانج کے قریب دریا ڈرینا پر بھڑک دی ہے۔ دشمن سرویا میں داخل ہونے کی جان توڑ کوشش کر رہا تھا۔ تاکہ اس طرح سربوں کو بوسینیا میں بڑھنے سے روکو مگر ڈرینا کی سربی فوج کو فوراً کمک پہنچا دیگئی۔ اور اس نے شاندار فتح پائی ؁

روسی فتح - ۲۲ - ستمبر - روسیوں نے آسٹریوں کا تعاقب کر کے گالیشیا میں انہیں سخت نقصان پہنچایا - پھر مقام جارو سلو کے قلعہ پر جو اہم ریلوے مرکز ہے - قبضہ کر لیا ؁

انگریزی جھنڈا جرمن جزائر میں - جرمن جزائر میں جسقدر ہوائی تار کے سٹیشن تھے وہ سب انگریزی جہازات نے مسمار کر کے انگریزی جھنڈا بلند کر دیا۔ مگر جرمن رسالت کو بھی وہیں رہنے دیا گیا ہے ؁

کمک - کنیڈا سے مزید دس ہزار لکی فوج روانہ ہونیوالی ہے۔ اس کے ساتھ تین سو کلدار توپیں بھی ہونگی - کنیڈا کی کل لکی فوج میں ۲۲ ہزار مصافی اور ۹ ہزار دیگر آدمی ہونگے اور ۷ ہزار گھوڑے ؁

دمدم گولیاں - فرنچ گورمنٹ نے انگریزی گورمنٹ کو دمدم گولیوں کے جو جرمن اسیروں کے قبضہ میں پائی گئیں اور نیز فرنچ مجروحین کے زخموں کے فوٹو بھیجے ہیں یہ گولیاں مثلاً ہاتھ پر لگیں تو فوراً پھٹ کر سارے جسم کو زخمی کر دیتی۔ اور آستینوں میں آگ لگا دیتی ہیں یہ جرمن وحشت تمام قوانین متمدنہ کے خلاف ہے ؁

تین جرمن جہاز گرفتار - لنڈن ۲۲ - ستمبر - ایک انگریزی کروزر نے بحر اوقیانوس کے شمالی حصہ (مابین یورپ و امریکہ) میں جرمن تجارتی سلح جہاز سپری والڈ مع دو کوئلہ بردار جہازوں کے پکڑ لیا ہے - آخر الذکر جہاز بحر اوقیانوس کے جرمن کروزروں کے لئے ۲ ہزار ٹن کوئلہ اور ۱۸۰۰ ٹن سامان خوراک لے جا رہے تھے - اعلان جنگ سے اس وقت تک ۹۲ جرمن جہاز پکڑے جا چکے ہیں - اور اس کے مقابل چار ہزار انگریزی تجارتی جہازوں میں سے جو دنیا کے سمندروں پر پھیلے ہوئے ہیں صرف بارہ کو پکڑ سکے ہیں ؁

جنگ ایسن - لنڈن ۲۲ - ستمبر - پیرس میں کل سہ پہر یہ اعلان ہوا کہ ضلع ووورین دشمن نے دریا موسی کے کنارہ کی پہاڑیوں کے محاذ شدید حملہ کیا - مگر پسپا کر دیا گیا جرمنوں کے چھوٹے چھوٹے کالم بلاموٹ کے قریب سرحد سے عبور کر آتو ہیں دبلاموٹ نام کا ایک قصبہ جنوبی فرانس میں ہے مگر اس کا سرحد سے کوئی تعلق نہیں - ۲۰ و ۲۱ ستمبر کو بہتے سامان کی ۲۰ موٹر گاڑیاں اور جرمنی کے چہارم ششم ہفتم ہشتم - نہم - سیزدہم - چہاردہم اور شانزدہم جیوش بوری لینڈ وہر اور دیگر ریزرو کوروں کے متعدد آدمی گرفتار کر لئے ؁

چار روزہ جنگ یعنی ۱۴ سو ۱۸ ستمبر تک - جن برٹش دستوں نے دریائے ایسن کو عبور کیا تھا باوصف ۱۴ ستمبر یوم دوشنبہ کو دشمن کی طرف سے سخت جوابی حملوں کے وہ اپنی جگہ پر قائم رہے شام کی تاریکی میں اور شب کو مضبوط کمکی دستوں نے دریا کو عبور کیا ہمیں معلوم ہوا کہ دشمن نے اپنے بچاؤ و تحفظ کی بہت بڑی تیاریاں کر رکھی ہیں - بنابریں سخت ترین گولہ باری میں بھی ہم اپنے مورچوں کو استحکام دینے میں مصروف رہے - سہ شنبہ کو دشمن نے سخت آتش فشانی جاری رکھی ان کے توپخانہ میں میبوبوگ کی بھاری اتواپ بھی داخل تھیں - تمام جرمن گارڈ کے بریگیڈ پر جرمنوں کے جو حملے ہوئے گو وہ سخت نقصان پہنچا کر پسپا کئے گئے شام کو پھر بارش ہوئی۔

چہارشنبہ کو دشمن کم مستعد تھا گو زیادہ تر توپخانہ کی جنگ ہوتی رہی ہمارے تیسرے ڈویژن نے چالیس آدمی اسیر کئے ؁

تین انگریزی کروزر غرق - لنڈن ۲۲ - ستمبر - جرمن غوطہ خور کشتیوں نے تین انگریزی کروزر کریسی - ابوکراؤ ہوگ غرق کر دیئے ہیں خبر ہے کہ ان کے عملہ کا کچھ حصہ بچا لیا گیا (یہ تینوں کروزر ایک ہی قسم اور بارہ بارہ ہزار ٹن کے وزن کے تھے اس قسم کے صرف چھ کروزر تیار کئے گئے تھے - باقیماندہ تین کے نام یہ ہیں - یسیج - بکانٹ اور یور یالوس - غرق شدہ تینوں جہاز سنہ ۱۸۹۸ء میں بننے شروع ہوئے تھے - کریسی سنہ ۱۹۰۱ء میں اور باقی دونوں سنہ ۱۹۰۲ء میں مکمل ہوئے - طول ہر ایک کا ۴۴۰ فٹ اور درمیانی عرض ۷۰ فٹ تھا - تندہ پانچ انچ موٹی تھی ہر ایک پر حسب ذیل توپیں نصب تھیں - دو ۹.۲ انچ کی اور بارہ ۶ انچ کی - رفتار ۲۱ میل تھی - بارہ تیرہ سال ہونے کی وجہ سے وہ ایک طرح سے نیم ناکارہ کے ذیل میں داخل ہونیوالے تھے پھر بھی یہ نہایت سخت بحری نقصان ہے - ہر ایک جہاز میں ۷۵۵ آدمی تھے کل ۱۸۷ بچے ہیں ؁

مدراس پر گولہ باری - سٹی کے تیل کے ذخیرہ میں آگ

مدراس ۲۳ - ستمبر - جہاز ایمڈن جو ہوگلی اور رنگون کے دہانوں پر بہت کچھ اودھم مچا چکا ہے خلیج بنگال میں ابھی مشغول کار ہے وہ ۲۲ - ستمبر کو رات کے نو اور دس بجے کے درمیان مع جہاز مار کومانیا بندر مدراس سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر کھڑا ہو کر گولہ باری کرنے لگا - پہلا ہی گولہ سٹی "تیل بھیجنے والی برما کمپنی کے مینیجر مسٹر الیس کی خوابگاہ میں گرا - بیوی بچے بھی اسی مکان میں تھے - بعد کے گولوں سے تیل کے حوضوں میں آگ لگ گئی اور وہ بھڑک اٹھے جس سے شہر کی بحری جانب روز روشن کی طرح تابناک ہو گئی - اس روشنی سے ایمڈن کو اپنی گولہ باری میں مزید مدد ملی - اس کے پاس کمال تیز برقی روشنی کا سامان موجود تھا اور اس کے ذریعہ وہ روشنی ڈال کر اس طرف کے ذرہ ذرہ مقام کو بآسانی دیکھ رہا تھا ایمڈن کے افسروں میں ایک جرمن تجارتی جہاز کا سابق کپتان بھی موجود ہے - جسے خلیج بنگال کے تمام بنادر بشمول مدراس کی پوری اہمیت معلوم ہے - ابھی کنار بحر کی تمام روشنیاں منور اور شہر میں کاروبار پوری رونق تھا - ایمڈن نے اپنی دونوں طولانی اطراف کی توپوں سے گولے چلا لینے کے بعد روشنی کو بند کر دیا اور تاریکی میں غائب ہو گیا - کدھر گیا اس کا پتہ چل سکا مگر غالباً جنوب کی طرف گیا ہے ؁

شہر پر گولہ باری - تیل کے ذخیرہ کو آگ لگا چکنے کے بعد ایمڈن نے شہر پر گولہ باری کی - بڑے تارگھر کی پیشانی پر گولہ کا نشان موجود ہے ایک گولہ نیشنل بنک آف انڈیا کی نئی عمارت کو لگا یا آگ کر اچک گیا - اخبار مدراس میل کی کوٹھی کے احاطہ میں چند ٹکڑے گولے کے پائے گئے - پورٹ ٹرسٹ کے ایک نئے بنگلہ کو دو گولے لگے اور اس کی چھت اور دیوار کو جلا گئے - قلعہ میں یا شہر کے کسی اور حصہ میں کچھ نقصان ہونے کی ابھی کچھ اطلاع نہیں ملی - تیل کے ذخیرہ کے دو چوکیدار سخت زخمی ہوئے ؁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان - دارالامان - ۲۷ ستمبر ۱۹۱۴ء

احمدی جماعت سودی لین دین سے بچے

قرآن مجید کے کلام اللہ ہونے کا ثبوت ہر زمانے میں نئے سے نیا اللہ رب العالمین کی طرف سے لوگوں کی ہدایت کے لئے پیش ہوتا رہتا ہے۔ نہ صرف فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے بلکہ اپنے اصول و قوانین کی صداقت کے اعتبار سے وہ الٰہی کلام ہے۔ مثال کے طور پر سود خواری کو ہی اللہ جل شانہٗ نے اپنی کمال حکمت سے اس سے منع کیا اور حرام ٹھہرایا ہے۔ اور پھر جیسا کہ قرآن مجید کا طرز ہے۔ اس کے حرام ہونے کے عقلی و فلسفی دلائل بھی دیئے ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ بھی ہے:۔

الذین یاکلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطن من المس ذلک بانھم قالوا انما البیع مثل الربوا و احل اللہ البیع وحرم الربوا۔ فمن جاءہ موعظۃ من ربہ فانتھی فلہ ماسلف وامرہ الی اللہ ومن عاد فاولئک اصحب النار ھم فیھا خالدون۔ یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقت واللہ لا یحب کل کفار اثیم۔

ارشاد ہوتا ہے۔ کہ جو لوگ سود کھاتے ہیں۔ وہ اپنے بل بوتے پر کھڑے نہیں ہو سکتے۔ جیسے کہ مرگی زدہ کی حالت ردی ہوتی ہے۔ بروز ان کی حالت بھی ہلاکت کی طرف گرتی جاتی ہے۔ اور وہ دن نہیں آتا۔ کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں۔ اور یہ اس لئے کہ وہ سمجھا۔ کہ جیسے بیوپار ہے۔ ایسے ہی سود بھی۔ مگر یہ بات نہیں جو اس صداقت کو مان لیگا۔ وہ سکھ پائیگا۔ اور جو باوجود ممانعت پھر اس سود خواری کا مرتکب ہوگا۔ وہ اصحب النار سے ہے۔ یعنی وہ دنیا میں بھی ناکامی کا منہ دیکھتا رہیگا۔ اور ہر وقت غم و اندوہ کے دل بادل اس کے دل پر چھائے رہیں گے۔ اور ایک سوزش سی اس کے سینہ میں رہیگی۔ اللہ تعالےٰ سودی مال اور اس کے برکات گھٹاتا اور صدقاتی مال اور اس کے برکات کو بڑھاتا ہے۔ یعنی یہ سود خوار تو سمجھتے ہیں۔ کہ سود لینے سے مال بڑھتا ہے۔ مگر یہ غلط ہے۔ مال تو وہی بڑھتا ہے جس سے حقوق الٰہی بھی دیئے جائیں۔ اور جو دوسرے بھائیوں کو فائدہ پہنچانے اور دکھوں سے بچانے میں کام آئے۔ یہ ایک صداقت کی آواز تھی۔ جو تیرہ سو سال پیشتر وادیٔ بطحا میں گونجی اور آج اس زمانے میں بھی ہم نے اس کو پورا ہوتے دیکھا۔ پنجاب میں بہت سے بنک کھل رہے تھے۔ وہ سودی کاروبار پر بہت خوش تھے۔ اور کئی نادان تو کہہ رہے تھے۔ کہ اب ہمارے اقبال کے دن آئے۔ کیونکہ ملک میں اتنے بنک موجود ہیں۔ کہ کسی کو روپے کے متعلق کسی قسم کی مشکل پیش نہیں آ سکتی۔ یہ تو انسانی خیالات تھے۔ لیکن خدائی قانون اور اس کا فتوےٰ کچھ اور ہی کہہ رہا تھا۔ کئی صدیاں پیشتر یہ اعلان ہو چکا تھا۔ کہ یمحق اللہ الربوا۔ سو اس اٹل قانون کے ماتحت ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مفصلہ ذیل بنک بند ہو گئے:۔

۱۔ پیپلز بنک - ۱۹ ستمبر ۱۹۱۳ء
۲۔ امرتسر بنک ۲۳ ستمبر ۱۹۱۳ء
۳۔ پشاور بنک - ۲۷ ستمبر ۱۹۱۳ء
۴۔ دوابہ بنک جالندھر - ۱۴ اکتوبر ۱۹۱۳ء
۵۔ لاہور بنک - ۱۷ نومبر ۱۹۱۳ء
۶۔ انڈین ایکسچینج بنک - ۲۳ - نومبر ۱۹۱۳ء
۷۔ انڈسٹریل بنک لدھیانہ ۲۸ نومبر ۱۹۱۳ء
۸۔ رائل بنک آف انڈیا - ۱۴ - دسمبر ۱۹۱۳ء
۹۔ بنک آف ہزارہ - ۱۴ - دسمبر ۱۹۱۳ء
۱۰۔ پاپولر بنک راولپنڈی ۱۳ - مارچ - ۱۹۱۴ء
۱۱۔ گولڈن بنک - ۶ - اپریل ۱۹۱۳ء
۱۲۔ مڈوائڈ بنک لاہور - ۱۴ - اپریل ۱۹۱۳ء
۱۳۔ جارج بنک لاہور - ۲۷ - مئی - ۱۹۱۳ء
۱۴۔ اورینٹ بنک لاہور ۳ - جولائی ۱۹۱۴ء
۱۵۔ پنجاب کوآپریٹو بنک - ۱۴ - ستمبر ۱۹۱۴ء

کہا جا سکتا ہے۔ کہ تجارتی کوٹھیوں میں نقصان ہو جاتا ہے ہم کہتے ہیں بے شک۔ مگر ایک تجارتی کوٹھی کے خسارے سے یہ نہیں ہوتا۔ کہ بہت سی کوٹھیاں یکدم بند ہو جائیں لیکن سودی کاروبار کچھ ایسا ہے۔ کہ پنجاب میں اگر کوئی بنک بند ہو۔ تو اس کا اثر ولایت تک پہنچتا ہے کیا یہ تجربہ ہمارے ملکی بھائیوں کے لئے کافی نہیں۔ اور وہ بجائے سود کے تجارتی بنک کھولنے کی طرف توجہ نہ کرینگے۔ یہ بھی یاد رہے۔ کہ جیسے سود لینا خطرناک ہے۔ ایسے ہی سود دینا۔ مسلمانوں میں جب سے جرأت پیدا ہوئی ہے۔ ان کی مالی حالت قومی اعتبار سے بہت ہی قابل رحم ہو رہی ہے۔ اگر یہ سب کے سب خدا کے حضور سچی توبہ کریں۔ اور سود لینے دینے سے توبہ کر لیں۔ اور اس پر استقلال سے بھی کام لیں تو پھر دیکھیں۔ کہ ان پر آسمان سے برکات کا نزول ہوتا ہے جو لوگ اللہ کے کلام پر ایمان نہیں رکھتے۔ میں جانتا ہوں وہ کہیں گے۔ کہ آجکل تو بغیر سود کے کاروبار چل نہیں سکتا۔ مگر یہ ایک اپنی عملی کمزوری ہے۔ جو کام تم لوگ کرتے ہو۔ اور جس کی وجہ سے سودی قرضہ اٹھاتے ہو۔ یہ صحابہ کرام بھی کرتے تھے۔ اور تم سے بڑھ کر کرتے تھے۔ مگر ان میں سے کبھی کسی نے سود پر قرض نہ لیا۔ مومن بن جاؤ۔ مسلم ہو جاؤ۔ ایک دوسرے پر اعتبار پیدا کرو۔ وعدے کے پکے بنو۔ پھر قرض حسنہ کا رواج عام ہو جائیگا۔ کئی نیک دلوں نے اس سنت کو جاری کرنا چاہا۔ مگر بدعہدوں نے ان کے حوصلہ کو توڑ دیا۔ جس نے روپیہ لیا۔ پھر دینے کا نام نہ لیا۔ اس لئے آئندہ کسی دولتمند کو قرضہ دینے کا حوصلہ نہیں ہوتا۔ میری یہ دلی خواہش ہے۔ کہ کم از کم احمدی سودی لین دین سے قطعی طور پر رک جائیں۔ اور کاروبار چلانے کے لئے ایسے بنک ہوں جنہیں برادرانہ طور پر قرض دیا جاتا ہو۔ اور پھر وعدے پر اس کے ادا کرنے کا انتظام ہو۔ مگر یہ سب باتیں سچا مومن بننے پر موقوف ہیں۔ پھر اس قسم کے مالی ابتلاؤں سے رہائی ہو سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور کئی لوگوں نے عجیب عجیب طرز سے سود کے متعلق سوال کیا ہے۔ مگر آپ نے کسی صورت میں اجازت نہیں دی۔ اور یہی فرمایا۔ کہ میں نہیں گمان کر سکتا۔ کہ کوئی متقی ہو۔ اور پھر اسے سود قرض لینے کے سوا چارہ نہ ہو۔ اپنے امام کے قول کو سوچو۔ اور قرآنی حکم پر عمل کرنے میں دوسروں کے لئے نمونہ بنو۔

بابُ التنقید

اسکندریہ کا کتبخانہ کب اور کس نے جلایا ؟

ہمعصر وکیل سے یہ معلوم کر کے ہمیں بہت افسوس ہوا ہے۔ کہ انگریزی اخبار روزانہ ٹریبیون نے جو لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ اپنی کسی تازہ اشاعت میں جرمنی کے ہاتھوں لووین کے مہتم بالشان کتب خانہ کی دردناک تباہی کا ذکر کرتے ہوئے حسب ذیل نوٹ لکھا ہے۔

"ولادت مسیح سے ۲۹۰ سال پیشتر بطلیموس نے اسکندریہ میں ایک کتبخانے کی بنیاد ڈالی تھی اس علمی کارنامے کے عوض میں "محافظ علم" کا خطاب حاصل کیا تھا۔ اس کے بیٹے نے بھی جس کا نام فلاڈلفس تھا۔ بہت سی کتابیں جمع کیں۔ اور ایک نسبتاً چھوٹا کتبخانہ قائم کیا۔ یہ دونوں بڑے عالیشان کتبخانے تھے۔ اور قدیم مصنفین نے ان کا مفصل ذکر کیا ہے۔ کتبخانہ اسکندریہ کے متعلق تو روایت ہے۔ کہ ۴۷ یا ۴۸ سال قبل مسیح اثناء جنگ میں اتفاقاً آگ لگجانے کی وجہ سے تباہ ہوگیا تھا۔ لیکن چھوٹا کتبخانہ مدت تک قائم رہا۔ اور اس نے تباہ شدہ کتبخانے کی یاد لوگوں کے دلوں میں قائم کردی۔ یہانتک کہ ۶۴۱ء میں جب عربوں نے اسکندریہ فتح کیا۔ تو خلیفہ عمر کے حکم سے اُسے برباد کر ڈالا گیا۔ خود عمرو ابن العاص جو اس عربی سپاہ کا جرنیل تھا۔ اور جس نے بحر روم اور بحر احمر کے درمیان ایک نہر تجویز کی تھی قدیم علوم و فنون کے اس بیش بہا خزانے کو برباد کرنے پر رضامند نہ تھا۔ لیکن خلیفہ عمرؓ نے جن سے اس نے اس کے متعلق ہدایات طلب کی تھیں اس کے تباہ کرنیکا حکم دیدیا۔ اس معاملے کے متعلق یہ مشہور مقولہ حضرت عمر کی طرف منسوب ہے۔ "اگر یہ یونانی کتابیں قرآن کے موافق ہیں۔ تو انکا رکھنا بے سود ہے اور اگر اس کے مخالف ہیں۔ تو انہیں تباہ کردینا چاہئے۔" اس فتوے کی آنکھیں بند کر کے تعمیل کیگئی تھی۔"

یہ مسئلہ کہ کتب خانہ اسکندریہ کو کس نے جلایا۔ ایک نہایت طویل اور پرجوش بحث کے بعد مورخین حل کر چکے ہیں۔ اور ہمارے خیال میں سوائے مسلمانوں کی دل آزاری کے اور کوئی وجہ نہیں ہوسکتی۔ کہ لووین کے واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ٹریبیون اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ہمعصر وکیل نے نہایت متانت کے ساتھ مختصراً اس اعتراض کا جواب دیا ہے۔ اور گو کہ یہ بحث اب نہایت بوسیدہ ہوچکی ہے۔ مگر اپنے ناظرین کی واقفیت کے لئے ہم اس مضمون پر ایک مفصل آرٹیکل لکھکر بتانا چاہتے ہیں۔ کہ کتب خانہ اسکندریہ کے جلانے کا الزام ایک ایسا بہتان ہے جس کی نظیر دنیا میں بہت کم ملتی ہے۔ ہم ہمعصر ٹریبیون کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ لووین اور اسکندریہ کے کتب خانہ جلانیوالی ایک ہی قوم ہے۔ اور یہ کہ جس ہاتھ نے اسکندریہ اور سراپیم کے عظیم الشان کتب خانہ کو دیا سلائی لگائی ہے۔ اسی نے لووین کے کتب خانہ کو جلا کر راکھ کیا ہے۔ سراپیم کے جلانے کا الزام حضرت عمرؓ یا ان کے کسی جرنیل پر لگانا ایسا ہی مضحکہ انگیز ہے جیسا کہ یہ کہنا کہ لووین کا کتب خانہ کسی ترک بادشاہ نے جلادیا۔ ہم اس قسم کے معترضین کو زیادہ یقین دلانے کے لئے بجائے کوئی نیا مضمون لکھنے کے رسالہ The nineteenth century کے ایک مضمون کا ترجمہ ذیل میں شائع کرتے ہیں۔ جو اکتوبر ۱۸۹۴ء میں شائع ہوا جس سے انہیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ آج سے بیس سال پہلے یورپ یقینی طور پر اس نتیجہ پر پہنچ چکا تھا کہ اسکندریہ لائبریری جلانیوالا کوئی مسلمان خلیفہ نہیں بلکہ ایک عیسائی بادشاہ تھا۔ اور جبکہ یورپ جو مذہباً عیسائی ہے۔ اس نتیجہ پر پہنچ چکا ہے۔ کہ اسکندریہ کے کتب خانہ کے جلانیکی کاروائی ایک ہمارے ہی ہم مذہب بادشاہ کی غضبناک طبیعت کا نتیجہ تھا۔ تو آج ایک تیسری قوم کے لوگوں کا کوئی حق نہیں۔ کہ وہ ناخواندہ مہمان کی طرح اس پامال مسئلہ کو پھر برپا کریں۔ ورنہ یہی مثال صادق آئیگی۔ کہ مدعی سُست۔ گواہ چست۔

ہم The nineteenth century کا مضمون نقل کرنے سے پہلے ناظرین کی واقفیت کیلئے اسکندریہ لائبریری کی تاریخ بھی بیان کردینا ضروری سمجھتے ہیں۔

اسکندریہ کی لائبریری

اسکندریہ مصر کا ایک بندرگاہ ہے۔ اور پرانے زمانے میں دنیا کے مشہور شہروں میں سے گنا جاتا تھا۔ اور اپنے عروج کے زمانہ میں دنیا کے بڑے شہروں میں سے دوسرے درجہ پر سمجھا جاتا تھا۔ اور علمی ترقی کے لحاظ سے خاص شہرت رکھتا تھا۔ پرانے زمانہ کے کتب خانوں میں سے اسکندریہ کا کتب خانہ سب سے زیادہ مشہور اور سب سے زیادہ اہم خیال کیا جاتا ہے۔ ٹولیمی خاندان کی علم دوست حکومت کے ماتحت اس شہر میں ایک علمی انجمن بنائی گئی تھی۔ اور ٹولیمی فیلیڈلفس کے عہد میں اس انجمن کی نگرانی میں ایک عظیم الشان کتب خانہ باقاعدہ انتظام کے ساتھ قائم کیا گیا تھا۔ اور کتب خانہ کے لئے علیحدہ عمارتیں قائم کی گئی تھیں۔ فیلڈلفس نے یونان اور ایشیا کے مختلف شہروں میں ایلچی بھیجکر ہر قسم کی کتب کا ایک قیمتی ذخیرہ جمع کر لیا تھا۔ اور وہ کتابوں کے خریدنے میں قیمت کی کوئی پرواہ نہ کرتا تھا۔ اس کے بعد یوریجیٹس نے یہ قانون رائج کردیا کہ جو کوئی اجنبی بھی مصر میں کوئی کتاب اپنے ساتھ لائے۔ وہ چھین کر لائبریری میں رکھ دی جائے۔ اور اس کی نقل اس کے مالک کو دیدیجائے۔

اسکندریہ کے علماء نے کسی خاص قوم کے علوم کو مدنظر نہ رکھا۔ بلکہ جس ملک اور جس قوم کی تصنیف کردہ کتاب ملتی تھی۔ وہ اپنی لائبریری میں جمع کر لیتے تھے۔ اس زمانہ میں اسکندریہ میں دو لائبریریاں تھیں۔ ایک بڑی جو بروچیم میں واقعہ تھی۔ اور عجائب خانہ سے متعلق تھی۔ اور ایک چھوٹی سراپیم میں تھی۔ ان لائبریریوں میں کتنی کتابیں تھیں۔ یہ معلوم کرنا نہایت مشکل ہے۔ لیکن مختلف مورخین کے بیانوں کے بموجب چار لاکھ نوے ہزار کتابیں تو پہلے کتب خانہ میں تھیں۔ اور بیالیس ہزار آٹھ سو دوسرے کتب خانہ میں تھیں۔ سب سے پہلے انہی لائبریریوں کی کتب کی فہرست تیار کی گئی تھی

جب اٹلی کے بادشاہ سیزر نے اسکندریہ کے بندرگاہ میں مصری بیڑے کو آگ لگائی۔ تو اتفاقاً آگ کے شعلے بروچیم تک پہنچ گئے۔ اور وہ لائبریری تباہ ہوگئی۔

Antony (انٹونی) نے کلوپٹرا۔ ملکہ مصر کا افسوس کو دور کرنے کے لئے پرگمس کی لائبریری سے کچھ کتابیں بھجوادیں۔ جو بروچیم میں رکھی گئیں۔

ایٹلس نے ۵۸ سال قبل مسیح بیر وسیم کو بالکل تباہ کر دیا۔ اور اس کے بعد سراپیم کی لائبریری باقی رہ گئی۔ تین سو نواسی بعد مسیح تھیوڈوسیس کے ایک حکم کے ماتحت سراپیم کے کتب خانہ کی تباہی کا اعلان کیا گیا۔ اور اس کتب خانہ کی تمام کتابیں مسیحوں کے ہاتھوں تباہ ہوگئیں اور جب مسلمانوں نے اسکندریہ فتح کیا تو اس وقت سراپیم کی لائبریری سرے کو موجود ہی نہ تھی۔ بلکہ ان کے آنے سے قریباً دو سو سال پہلے تھیوڈوسیس کے ہاتھوں تباہ ہو چکی تھی۔ قریباً چھٹی صدی ہجری میں ایک عیسائی نے اپنی تصنیف میں لکھا ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم سے سراپیم کی لائبریری جلائی گئی۔ اور اس اعتراض نے عیسائی مؤرخین کی کتب میں اسقدر گشت لگائی ہے کہ زمانہ وسطیٰ میں جسقدر تاریخیں لکھی گئیں۔ ان میں شاید ہی کوئی ایسی کتاب ہو جس میں اس واقعہ کا ذکر نہ کیا گیا ہو۔ اور اس واقع کے ذریعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء پر علم برباد کرنے کا الزام لگایا گیا ہو مگر حق چھپا نہیں رہ سکتا ؏

آخر مشہور مؤرخ گبن نے اس بناوٹی قصہ پر تنقید کی روشنی ڈالی۔ اور دلائل عقلیہ سے ان کا بطلان ثابت کیا اسکے بعد متواتر علمی تحقیقات سے یہ بات بالکل پایہ ثبوت کو پہنچ گئی۔ کہ اس لائبریری کے جلانے میں مسلمانوں کا ہرگز دخل نہ تھا۔ اور خود عیسائی مورخین نے اسبات کا اقرار کیا۔ کہ اس وقت محض غلط فہمی سے مسلمانوں پر اعتراض کیا جاتا رہا۔ بہر حال ہم ذیل میں رسالہ Nineteenth Century (Nineteenth century) کے اس مضمون کا ترجمہ شائع کرتے ہیں جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے ؏

ترجمہ مضمون رسالہ نائنٹینتھ سینچری

جو لوگ مسلمانوں کے اندرونی حالات سے بالکل ناواقف اور دنیا کے آخری نبی کی تعلیم کی حقیقت سے ناآشنا ہیں اور ان مصائب جو (آنحضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر گذرتے تھے۔ اور اس مجلس کے رنگ ڈھنگ سے جس میں وہ رہتے تھے۔ اور ان تکالیف سے جو انہیں بنی نوع انسان کی اصلاح کی خاطر جھیلنی پڑیں سب بے خبر ہیں۔ اور نسل انسانی کے اس پانچویں حصہ کی مقدس کتاب کے مسائل کی پُر معنی اہمیت سے آگاہ نہیں جنکے دل میں اب بھی مذہبی جوش اور ایمان کا شعلہ جھڑک رہا ہے اور جن کا قول و فعل عین اس کتاب کے مطابق ہے۔ ایسے لوگوں کو مسلمانوں کی طرف کوئی شرارت منسوب کرنا خلاف از عقل معلوم ہی نہیں ہوتا۔ یورپین تاریخ کے لمبے عرصہ میں صلیبی مجاہدین کے زمانہ سے جب کہ آریہ اقوام اور سامی نسل میں باہم سخت کشمکش ہو رہی تھی۔ باوجود اعلیٰ درجہ کی خوبیوں یعنے ارادہ کی پختگی۔ روحانی پاکیزگی۔ بہادری اور خوف جان سے بے پرواہی کے جو سلطان صلاح الدین سے خطرناک مذہبی عناد اور فساد کے وقت ظاہر ہوئیں پھر بھی یورپین اقوام اسلام کے پیروں کو بے رحم ظالم۔ مفسد اور امن و چین کے تہ و بالا کرنیوالے اور انسانی شکل میں شیطان کہے جاتے ہیں ؏

مسلمانوں کی نسبت عوام کے اس قسم کے خیالات نے لوگوں کو اس بات کے لئے تیار کر دیا تھا۔ کہ وہ انکی نسبت بہت جلد بے بنیاد حکایات اور جھوٹے قصہ جات کو مان لیں۔ جن کی اصلی غرض اس بدقسمت قوم کے حالات کو جو پہلے ہی تاریک ہیں زیادہ سیاہ کرنا تھی۔ مسلمانوں کے خلاف جو خیالات عام طور پر یورپ میں پھیلے ہوئے تھے انہیں صلیبی مجاہدین کی پُر از مبالغہ رپورٹوں نے زیادہ رنگ چڑھا دیا۔ اور اکثر مجاہد ارض مقدس سے واپسی کے بعد وہاں کے مسیحیوں کی خطرناک تکالیف اور مصائب کی حکایتیں لوگوں کو سُناتے رہتے تھے۔ یہ ایک مسلم امر ہے کہ انسانی طبیعت میں یہ میلان پایا جاتا ہے کہ وہ تعجب انگیز خبریں مان لے اور جو تحقیقات کسی پُراسرار اور عجیب واقعات کو بیان کرتی ہوں۔ اُنکے متعلق اکثر انسان دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں اور یہ مسلم امر ہے کہ سیاح کی رائے یکطرفہ ہوتی ہے جو اسے ایسے نکتہ پر جا دیتی ہے جو کہ سننے والے کے دل میں حیرانی اور شوق پیدا کر دے اس میں کوئی شک نہیں کہ انسانی طبیعت کا یہ خاصہ ان حکایات کی پیچیدگی کو حل کر دیتا ہے۔ لیکن زیادہ اہم دلیل یہ ہے۔ کہ وہ مسیحی حاجی جو اپنے گھروں میں اپنی تکالیف کی حیرت انگیز کہانیاں اور غیر ممالک کے لوگوں کے رسوم اور اطوار کا یکطرفہ تصور لائے۔ انکے دل میں مذہبی عناد اور تعصب اور باطل پرستی بھری ہوئی تھی ؏

اس زمانہ کے یورپ کے مؤرخوں نے اس قسم کے رائج خیالات کو جن کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ اپنی تصانیف میں مشتہر کیا اور اپنی جہالت کی وجہ سے ان پر اپنے دعوے کی مُہر ثبت کر دی۔ مصنف خود بڑے متعصب عیسائی تھے۔ اور ہمیں یہ دریافت کرنے کی ضرورت نہیں کہ وہ کن دلائل اور کن وجوہات سے اپنے آپ کو مسلمانوں کے ہاتھوں مصیبت زدہ خیال کرتے تھے۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ انھوں نے کینہ خیالات کا اظہار کیا۔ اور ان کے نقائص کو بیان کیا یا یوں کہا جائے کہ مسلمانوں کی طرف وحشیانہ پن منسوب کیا۔ علم تواریخ کی ترقی منصفانہ طوع میں نہیں ہوئی۔ گبن اور ریکل صاحبان کی ذہانت ابھی ظاہر نہ ہوئی تھی۔ درست اور سلیم الطبع دقائق شناسی بالکل معلوم تھی ؏

موجودہ زمانہ میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بے شمار جھوٹے الزامات مسلمان قوم پر لگائے جاتے ہیں۔ ہم اس آرٹیکل میں اسبات کو ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا اگلے صفحوں میں اسکندریہ کی شاہی لائبریری کی بابت جو الزامات لگائے جاتے ہیں۔ ان پر بحث کرینگے۔ اور دکھلائیں گے۔ کہ اس کے تباہ کرنے کا الزام مسلمانوں پر لگانا کہاں تک صداقت پر مبنی ہے ؏ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

جنازہ غائب۔ اہلیہ شیخ علاء الدین صاحب حمصی فوت ہو گئی ہیں۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں ؏

عالمگیر جنگ کے بعض تفصیلی حالات

"پچھلے دنوں ایک جرمن شہزادہ کی ہلاکت کے حالات رویٹر کی معرفت معلوم ہوئے تھے لیکن اب تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ شہزادہ کسی جنگی کارروائی میں ہلاک نہیں ہوا بلکہ اس کی موت کا باعث خودکشی ہے۔ لندن کا ایک اخبار اس کی ہلاکت کا واقعہ یوں بیان کرتا ہے ؛

شہزادہ کی خودکشی

لیڈی رینڈ ولف چرچل جو لڑائی شروع ہونے کے وقت جرمنی میں موجود تھی۔ وہ بہت تکالیف اور مصیبتیں برداشت کرتی ہوئی یہاں پہنچی ہے۔ وہ شہزادہ ولیم کی موت کی بابت جو بیان شائع ہو چکا ہے اس کے بالکل الٹ بیان کرتی ہے۔ جرمن کے لوگ بیان کرتے ہیں کہ شہزادہ کی موت لیج پر حملہ اور فوج کو ترتیب دیتے وقت وقوع میں آئی۔ لیکن لیڈی موصوف کا بیان ہے۔ کہ شہزادہ ولیم کی فوج نے اندھیرے میں کسی دوسرے جرمن دستہ پر حملہ کر دیا جس سے اس کا بالکل ستیاناس ہو گیا۔ جب دن چڑھا تو شہزادہ کو اپنی غلطی معلوم ہوئی۔ اسلئے وہ شرمندگی کے مارے کہ وہ قیصر ولیم کو کیا جواب دیگا۔ اپنے آپ پر گولی چلا کر ہلاک ہو گیا ؛

نمور کی بربادی

ایمسٹرڈیم - خبر کی نامہ سے پایا جاتا ہے۔ نمور کے تمام ہوٹل بیرکین بنی ہوئی ہیں۔ شہر کے وسط میں جو عمارتیں تھیں وہ تمام جلا دی گئی ہیں۔ ٹاؤن ہال کی عالی شان عمارت بالکل برباد ہو گئی ہے۔ جرمن نانبائیوں کی دو کانوں پر قابض ہو گئے ہیں۔ لوگ بھوک سے ہلاک ہو رہے ہیں اور جرمن فوج نمور کے قلعہ جات کے ذخائر پر اپنا گذارہ کر رہی ہے ؛

لفٹیننٹ اسکیلن کی شجاعت

رُوسی فوج کی بہادری کے جو حالات ولایت کے اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں وہ نہایت حیرت انگیز ہیں اور ان سے معلوم ہوتا ہے کہ رُوسی فوج فوجی نقطۂ خیال سے اس وقت ترقی کے کمال کو پہنچی ہوئی ہے۔ مثال کے طور پر ٹائمز آف لنڈن سے ایک واقعہ شائع کرتے ہیں وہ لکھتا ہے کہ:-

وہ لفٹیننٹ سکیلن رُوسی فوج کے لفٹیننٹ ہیں لڑائی میں انکی چھاتی میں گولی لگی۔ لفٹیننٹ موصوف گھوڑا دوڑا کر آخری صف میں پہنچے اور وہاں اپنے زخم کو صاف کرانے اور مرہم پٹی کروانے کے بعد پھر اپنی صف میں آ موجود ہوئے۔ پھر ایک اور گولی انکے بازو پر لگی۔ لیکن انہوں نے اس پر بھی میدان جنگ سے ہٹنا پسند نہ کیا اور اپنے ساتھی سے زخم پر پٹی بندھوا کر بدستور لڑائی کرتے رہے تاوقتیکہ گولیوں نے انکے کندھوں کو چھید نہ دیا۔ ایسے کارنامے رُوسی فوج میں اکثر دیکھنے میں آتے ہیں۔ قومی جوش اور حب وطن انسان کو اپنی جان سے بھی پیارے ہیں" ؛

جرمن فوج نے تین نسلوں کو برباد کر دیا!

جرمن مظالم کے ضمن میں ہالینڈ کا ایک اخبار ایک بیان شائع کرتا ہے۔ جس کی بناء ڈاکٹر لبرٹ ہیربرنک کے ذاتی علم پر ہے۔ ڈاکٹر موصوف کا بیان ہے کہ جب ۱۸۷۰ء میں جرمن اور فرانس میں لڑائی ہوئی اور جرمنز نے ایلاسکا پر حملہ کیا تو وہاں کے ایک زمیندار ہوف نامی کی کھیتی باڑی کو لوٹ کھسوٹ کر تباہ کر دیا۔ جس پر زمیندار نے غصہ میں آکر ان لٹیروں پر ایک دو گولیاں چلائیں یہ دیکھ کر ۳۰ جرمن اس کے گھر میں گھس گئے اور اُسے دیوار کے ساتھ کھڑا کر کے گولیوں سے ہلاک کر دیا۔ کچھ دیر کے بعد جب اس کی عورت جو بے ہوش تھی۔ ہوش میں آئی۔ تو اپنے بچہ کو اپنے باپ کی لاش پر بیٹھے پایا۔ بچہ نے ماں سے کہا کہ ماں میں جب جوان ہونگا تو جرمنز سے ضرور بدلہ لونگا۔ جنھوں نے میری باپ کو ناحق مارا ہے اسکے بعد ہوف کی بیوی نے بلجیئم میں واٹس کے نزدیک سکونت اختیار کی۔ عرصہ میں اثناء اس کا وہی بچہ جوان ہو گیا اور شادی کے بعد وہ بچوں کا باپ بن گیا پچھلے دنوں جب جرمنز واٹس کے علاقہ میں گھسے تو اس زمیندار کے بیٹے نے جسکے دل میں اپنے باپ کی موت کی وجہ سے جرمنز کے خلاف عناد بھرا ہوا تھا ایک جرمن کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ اس پر کوئی بیس جرمن اس کے گھر میں گھس گئے۔ اور اُسے بمعہ اسکے دونوں بچوں کو باندھ کر دیوار کے ساتھ کھڑا کر کے گولی سے مار ڈالا بچوں نے انکے خلاف ہاتھ تک نہ اٹھایا تھا۔ ہوف کی بوڑھی بیوی نے بھاگ کر جان بچائی۔ اور اپنی پوتی کو لے کر سٹرکٹ کو جہاں ڈاکٹر لیبرٹ ہربرنک رہتے تھے چلی گئی۔ اور اس دردناک کہانی کو ڈاکٹر موصوف کے سامنے بیان کیا ؛

جرمن کپتانوں کا حُسنِ سلوک

جرمن سپاہیوں کی نسبت جہاں ظلم کی داستانیں بیان کی جاتی ہیں وہاں بعض افسروں کی نسبت نہایت شریفانہ سلوک کرنے کے بھی ثبوت موجود ہیں۔ اگر انھوں نے ہوف زمیندار کی تین نسلوں کو تباہ کر دیا۔ تو ساتھ ہی انہوں نے کئی خاندانوں سے رحم بھی کیا ہے چنانچہ اس کی تصدیق ٹائمز آف لنڈن کے ایک مضمون سے ہوتی ہے جو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں :-

"ایک برٹش جہاز گلیشین نامی ۲۸ر جولائی کو کیپ ٹاؤن سے روانہ ہوا۔ راستہ میں کنیری جزائر کے پاس ۱۵ اگست کو ایک جرمن کشتی نمودار ہوئی۔ جرمن کشتی کے کپتان نے اس جہاز کے کپتان کو ٹھہرنے اور بے تار برقی کے آلات استعمال نہ کرنے کا حکم دیا۔ جس پر وہ ٹھہر گیا۔ پھر اسے اپنے پیچھے چلنے کے لئے کہا۔ چنانچہ گلیشین پوری تیزی کیساتھ اپنے گرفتار کنندہ کے پیچھے ہو لیا۔ دو جنگی سپاہی جرمن کروزر سے اتر کر ایک کشتی میں سوار ہو کر گلیشین جہاز میں گئے مسافروں میں دو فوجی افسر تھے جو قید کر لئے گئے۔ گلیشین جہاز والوں نے سگاروں کے چند صندوق جرمن کپتان کے سپرد کئے۔ لیکن کپتان موصوف نے بغیر قیمت کے صندوق کو لینا ناپسند کیا۔ نیز ان جنگی افسروں سے بہت خلق سے پیش آئے۔ اور مصافحہ کر کے انہیں چھوڑ دیا۔ رات بھر گلیشین جہاز کی پورے طور پر نگرانی کی گئی۔ اور صبح پانچ بجے کپتان نے برٹش جہاز کے نام ایک پیغام بھیجا کہ چونکہ آپکے جہاز میں بچے اور عورتیں ہیں۔ اسلئے اس کو غرق نہیں کیا جاتا۔ اسکے بعد گلیشین نے شمال کی طرف اپنی راہ لی۔ اور صحیح و سلامت منزل مقصود تک پہنچ گیا ؛

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ تیسواں۔ سورۃ البروج
بقیہ رکوع اوّل

پھر عکرمہ بن ابوجہل۔ خالد بن ولید۔ ابوسفیان اور معاویہ بھی ایسے ہی انسان تھے جنھوں نے اوّل بڑی مخالفت کی۔ لیکن بعد میں اسلام قبول کر لیا اور ایسی ایسی خدمتیں کیں۔ کہ اب تک دنیا انکے کارناموں کو دیکھ کر حیران ہے۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انکار کی وجہ سے فوراً ہی عذاب آجاتا۔ تو بڑے بڑے کارآمد انسان کہاں سے پیدا ہوتے اب ہم جو اسقدر آدمی بیٹھے ہیں۔ انہیں سے بعضوں نے مسیح موعود کو آپکے دعوے سے دس سال بعد کسی نے پندرہ سال بعد کسی نے بیس سال بعد مانا ہے۔ تو اگر پہلے دن ہی عذاب آجاتا تو اس قدر ایماندار کہاں جمع ہو سکتے تھے تو دیر میں عذاب آنے میں بڑی بڑی حکمتیں ہوتی ہیں لیکن لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ چونکہ علیم ہے اور وہ جانتا ہے کہ انہی میں سے ایسے نکلیں گے جو دین کی خدمت کرینگے۔ اس لئے سب کو ہلاک نہیں کرتا۔ بلکہ صرف انہی کو ہلاک کرتا ہے۔ جن پر گمراہی کی مہر لگ چکی ہوتی ہے اب اسپر یہ اعتراض پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ جب اللہ تعالیٰ انکو جانتا ہے۔ جنہیں ہدایت نصیب ہوتی ہے۔ تو پھر ان کو بچا کر باقیوں کو کیوں ہلاک نہیں کر دیتا۔ اور منکرین کو کیوں مہلت دیتا ہے۔ لیکن ان کو مہلت دینے کی دو وجوہات ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ رفتہ رفتہ انکو عذاب دیتا ہے تاکہ یہ دوسروں کے لئے ہدایت کا باعث ہوں۔ دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنے کے لئے بعض لوگ پہلے تیار نہیں تھے مگر آتھم کی پیشگوئی کے بعد انھوں نے بیعت کر لی۔ پھر بعض ایسے تھے جو اس وقت بھی تیار نہ تھے۔ لیکن جب لیکھرام کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ تب انھوں نے بیعت کی۔ پھر ایسے بھی تھے۔ جنھوں نے اس پیشگوئی سے بھی فائدہ نہ اُٹھایا لیکن مقدمات کے حالات کو دیکھ کر احمدی ہوئے۔ اگر منکر پہلے دن ہی ہلاک ہو جاتے تو گویا ہدایت کے ذرایع تباہ کر دیئے جاتے۔

(۲) منکرین کو مہلت دینے کی یہ وجہ بھی ہوتی ہے کہ انکی اولاد سے پاک لوگ پیدا ہونے ہوتے ہیں۔ اگر وہ فوراً ہلاک کر دیئے جاویں تو وہ پیدا نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ قرآن شریف میں اسبات پر بہت زور دیا گیا ہے کہ ہم مردوں سے زندے نکالتے ہیں اس سے مُراد یہی ہے۔ کہ بدکاروں کی اولاد کو نیک پیدا کر دیتے ہیں۔ اسی طرح عذاب میں مہلت مل جانے کی اور بھی بہت سی حکمتیں ہیں۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ ہم نے کس طرح انتظام کیا ہوا ہے۔ بُرج مقرر کئے ہوئے ہیں۔ جن سے سورج گذرتا ہے۔ اور کس طرح ہر ایک کام اپنے اپنے وقت پر ہو رہا ہے۔ غلہ بویا جاتا ہے۔ لیکن اسی وقت زمین سے نکلکر پک نہیں جاتا۔ بلکہ ایک مقررہ مدت کے بعد تیار ہوتا ہے۔ رنج و راحت۔ خوشی و غمی۔ بھلائی و بُرائی۔ سبکے لئے اوقات مقرر ہیں۔ وہ چیزیں جن سے انسان نفع اُٹھاتا ہے وہ بھی اور وہ جو اس کے نقصان کا باعث ہوتی ہیں وہ بھی وقت مقررہ کے بعد ہی ظہور پذیر ہوتی ہیں تو جب سارا کارخانہ خدائی ایسا ہی ہے کہ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ کے ماتحت ہے۔ اور تم تمام کاموں میں یہی نظارہ دیکھتے ہو تو پھر کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے عذابوں سے جن کے لئے بھی وقت مقرر ہے۔ گھبراتے ہو۔ کہ کیوں جھٹ پٹ نہیں آجاتے۔ اللہ تعالیٰ تو علیم و خبیر ہے جب وہ چاہے گا عذاب نازل کر دیگا۔

آجکل ہمارے بعض دوست گھبراتے ہیں کہ محمد حسین بٹالوی۔ ثناء اللہ امرتسری اور عبد الحکیم وغیرہ پر کیوں عذاب نازل نہیں ہوتا۔ لیکن میرے خیال میں تو جسقدر سلسلہ احمدیہ کو ان کے وجود سے فائدہ پہنچا ہے۔ اور کسی ذریعہ سے کم ہی پہنچا ہے۔ پچھلے دنوں میں جبکہ احمدی قوم ایک ابتلاء میں تھی اور کچھ لوگ کہتے تھے۔ کہ احمدی اور غیر احمدی کے سوال کو چھوڑ کر مل جانا چاہیئے۔ اسوقت انکو میں انہیں کے سبب بڑی روک حائل ہوئی ورنہ شاید مل ہی جاتے۔ میں تو اس وقت چاہتا تھا کہ انکی عمر بڑھ جائے تاکہ احمدی اور غیر احمدی آپس میں نہ مل سکیں۔

وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم اس انتظام کو اور یوم موعود کو شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ تم ان دونوں شہادتوں پر غور کرکے دیکھو کہ خدا کے کام ہو تو ضرور جاتے ہیں۔ لیکن اپنے وقت پر ہوتے ہیں۔ اسی یوم موعود کو شہادت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ یوم موعود کیا ہے؟

(۱) جنگ بدر یوم موعود ہے۔ کیونکہ قرآن شریف سے پہلی کتابوں میں اس کی پیشگوئی موجود ہے۔ اور اسی جنگ سے اسلامی فتوحات کی ابتدا شروع ہوئی ہے۔

(۲) جنگ احزاب۔ اس کی خبر بھی قبل از وقت دیگئی تھی۔

(۳) فتح مکہ۔ یہ بھی پہلے بتلایا گیا تھا۔

(۴) مسیح موعود کا زمانہ۔ اس کے نام کے ساتھ بھی موعود کا لفظ رکھا گیا ہے۔

وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۙ اور اسی طرح ہم حاضر ہونے والے اور حاضر کئے گئے دونوں کو شہادت کے طور

بریش کرتے ہیں ؛

شاھد کے معنی قیامت - یوم جمعہ - یوم عرفہ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ہستی باری تعالیٰ ہیں یہ سب گواہیاں ہیں اثبات کی - اور یہ بات اللہ تعالیٰ نے آگے بیان فرمائی ہے - ان الذین فتنوا المومنین والمومنات ثم لم یتوبوا فلہم عذاب جہنم ولہم عذاب الحریق - کہ ان شہادتوں سے وہ لوگ جو ایمان والوں اور ایمان والیوں کو تکلیف دیتے ہیں - سمجھ لیں کہ اگر وہ باز نہ آئینگے تو ان کو سخت عذاب دیا جائیگا ؛

قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ۙ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ ۙ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ۙ وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ۚ

ہلاک کئے گئے اصحاب الاخدود - وہ آگ کے بڑے ایندھن والی - جس وقت کہ وہ اسپر بیٹھے ہوئے تھے - اور جو کچھ مومنوں کے ساتھ کر رہے تھے - اُسکے نگران تھے - اُسے دیکھ رہے تھے ؛

وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۙ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۚ

اور وہ کوئی عیب کی بات مومنوں میں نہیں دیکھتے تھے - مگر یہ کہ وہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے جو کہ بڑا غالب اور تمام تعریفوں والا ہے اور وہ خدا جس کے پاس آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے - اور اللہ تو ہر ایک چیز کا نگران ہے ؛

یہ دو باتیں ہیں - ایک پیشگوئی اور دوسرا واقعہ - حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زمانہ میں جب کہ عیسائیوں میں توحید تھی ایک بادشاہ نے انکو جلا دیا تھا اور پھر اسپر بھی عذاب نازل ہؤا اور وہ بھی جلایا گیا یہ تو واقعہ ہے - اور میرا خیال ہے کہ یہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ کے متعلق پیشگوئی ہے - آجکل جتنا کام بارود سے لیا جاتا ہے اس سے پہلے کسی زمانہ میں نہیں لیا گیا - سرنگیں نکالی جاتی ہیں - خندقوں میں بارود بھر کر پہاڑ اُڑائے جاتے ہیں - اس آیت کا یہ بھی مطلب ہے - کہ مومنوں کی ہلاکت کے واسطے آگ سے کام لیا جاویگا - اس وقت مسلمانوں کی تمام حکومتیں تباہ ہوگئی ہیں - اور مخالفت صرف اس بات کی کی جاتی ہے کہ مسلمان کیوں کہلاتے ہیں آجکل مسلمان گو نام کے ہی مسلمان ہیں - لیکن اسی وجہ سے صفحہ ہستی سے انکے مٹانے کی کوششیں کی جارہی ہیں کہ کیوں مسلمان کہلاتے ہیں ؛

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ۚ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شہادتیں ہمنے پہلے پیش کی ہیں - یعنی والسماء ذات البروج - یوم موعود اور شاھد ومشہود - ان پر غور کرنے سے نتیجہ نکلتا ہے - کہ ضرور وہ لوگ جنھوں نے مومنوں کو فتنہ میں ڈالا اور مومنات کو اور پھر توبہ بھی نہیں کی - انہیں عذاب جہنّم دیا جائے گا - اور انکے لئے جلنے کا عذاب ہوگا - مطلب یہ ہے - کہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ اوقات اور پیشگوئیوں پر غور کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے مخالفین کے احوال میں فکر کرنے سے یہ لوگ اس نتیجہ پر پہنچ سکتے تھے کہ اسلام کو مٹانے کی کوشش بلاسزا نہیں جائے گی بلکہ ایسے لوگ ضرور پکڑے جاوینگے - اور انکو ضرور سزا ملے گی - ہاں ایک وقت تک مہلت دیجائیگی - اور مہلت کو دیکھ کر اترانا یا خوش ہونا احمقانہ فعل ہے ؛

یہاں اللہ تعالیٰ نے لم یتوبوا کی شرط لگادی ہے - جسپر اعتراض ہوسکتا ہے کہ یہ تو سچی بات ہے کہ اگر وہ توبہ نہ کرینگے تبھی ہلاک ہونگے تو اس شرط کے لگانے کی کیا وجہ ہوسکتی ہے - پہلی سورتوں میں بھی تو خدا تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے لئے عذاب کا ذکر فرمایا - مگر وہاں کوئی شرط نہیں - یہاں شرط بیان کرنے میں ایک حکمت ہے - اور وہ یہ کہ اس سورہ کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے یہ مضمون بیان فرمایا ہے کہ ہم عذاب میں ہمیشہ ڈھیل اور مہلت دیتے ہیں تو اب اس آیت میں لم یتوبوا کی شرط لگا کر اس مضمون کی طرف اشارہ فرمایا ہے جسے میں نے تمہید میں بیان کیا تھا - کہ اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ لوگ توبہ کرلیں اور جو لوگ باوجود موقع ملنے کے توبہ نہیں کرتے انہیں کو عذاب دیا جاتا ہے ؛

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ۚ

ان جو لوگ مومن ہوتے ہیں - اور عمل اچھے کرتے ہیں - انکے لئے ایسے بہشت ہیں - جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں - یہ ان کے لئے بڑی کامیابی ہے - مومن کو دنیا میں بھی بڑا آرام ملتا ہے - اور آخرت میں تو بہت ہی زیادہ ملیگا ؛

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۚ

اور جو کفار ہیں انکے لئے تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے - کوئی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا ؛

إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ۚ

اسی نے پہلی بار پیدا کیا - اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا یا اسی نے کفار کو اس دنیا میں عذاب دیا اور وہی آخرۃ میں انکو عذاب دیگا ؛

مختصر نوٹ

ایک ضروری علاج

بُرائیوں سے بچنے اور بھلائیاں حاصل کرنے کی دنیا میں کسے ضرورت نہیں۔ اقوام ہوں یا اُنکے افراد۔ خوبیوں کی محبت اور خرابیوں سے نفرت ہر ایک کو ہونی چاہیئے۔ اور کم و بیش جملہ مذاہب میں اس کی تلقین موجود ہے۔ لیکن اس بارہ میں حصول مقصد کا گُر اسلام سے بہتر شاید کسی دین نے نہیں سکھلایا۔ فرمایا:۔

اتأمرون الناس بالبر وتنسون انفسکم

کیا تم نیکیوں کا اوروں کو تو حکم دیتے ہو اور اس معاملہ میں اپنے تئیں بھول جاتے ہو؟ دنیا بھر کے تمام عقلاء اس پر متفق ہیں کہ نمونہ کا خالی خولی نصیحت سے کہیں زیادہ اثر ہوتا ہے۔ پس آج جبکہ بروز مصطفےٰ (ع م) کے سلسلۂ خلفاء میں کمال خوش نصیبی سے حضرت فضل عمرؓ کا عہد فاروقی پایا ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ آپؓ سن و سال میں ہم بہتوں سے کم عمر ہونے کے باوجود جماعت کے لئے علم و فضل۔ دینی غیرت۔ ترقی اسلام کی تڑپ۔ اولوالعزمی۔ حلم و وقار۔ فہم قرآن وغیرہ وغیرہ جمیع اوصاف مطلوبہ میں ایک اعلیٰ درجہ کا نمونہ ہیں تو نہایت حرمان نصیبی ہوگی۔ اگر ہم حضرت ممدوح کی خوبیوں سے عملی استفادہ کر کے اسلام کے سچے خادم نہ بنیں اور صحیح معنوں میں احمدی بن کے نہ دکھلائیں۔ دُنیا میں فی زمانا بہتیرے مذہبی مقتدی و پیشوا ایسے ہیں۔ جن کا قال کچھ مگر حال کچھ اور ہے۔ لیکن احمدی قوم یہ عذر نہیں کرسکتی۔ اب ضرورت ہے تو یہ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پاک نمونہ کے اتباع کی توفیق عطاء فرماوے * آمین

موجودہ جنگ سے سبق

سفلی ترقیات کے دلدادہ دنیوی شوکت اور جاہ و حشمت کے شیدائی ذرا آنکھیں کھولیں اور دیکھیں کہ اس وقت کارزار یورپ میں کیا ہو رہا ہے؟ مختصر الفاظ میں صورتِ حال کا لب لباب یہ ہے۔ کہ خدا فراموشی اور روحانیت سے بیگانگی نے یہاں تک نوبت پہنچائی کہ باوجود دانا و فرزانہ ہونے کے اور اعلیٰ سے اعلیٰ اسباب تمدن رکھنے کے بالآخر آپس ہی میں بچوں یا وحشیوں کی طرح کٹ کٹ کے ڈھیر ہو رہے ہیں۔ مسیحی دنیا کے مقتدائے اعظم (پوپ روم) نے بھی حال ہی اپنے انتقال سے قبل مسیحی قوم کی اس حالت پر سخت حسرت و افسوس کا اظہار کیا کہ مذہب کا اثر و اقتدار اٹھ گیا۔ یہ خانہ جنگی اسی خودسری کا خمیازہ ہے وغیرہ۔ (ملخص و مفہوم بالفاظ راقم)۔ پس جو لوگ خدا۔ رسول اور خدا کے برگزیدہ مسیح کی منشاء اصلی کو پس پشت ڈال کر اپنے من گھڑت اصولوں پر دین و دنیا کی بہبودی کا حصر رکھتے ہیں۔ اُنکے واسطے یہ مقام عبرت ہے *

ایک ضروری ارشاد سے بے توجہی

جب ہم کسی کے ہاں جانے لگیں تو قرآن کریم کا حکم ہے کہ پہلے اجازت حاصل کریں۔ خدا جانے کہ اہل خانہ کس حال میں ہوں اور ہمارے اچانک دراتے ہوئے اُنکے گھر میں جا گھسنے سے انکو کسی قسم کی تکلیف یا حرج و نقصان پہنچے یا کم از کم ایک طرح کا انقباض ہی ان کے دل کو لاحق ہو جو مشربِ اخلاق کے منافی ہے۔ پس کیا وجہ ہے کہ اسی پاک ہدایت کے مفہوم کو ذرا وسیع کر کے جب ہم کسی دوسرے شہر میں اپنے احباب اور اقارب کے پاس جانا چاہیں تو انہیں اپنے ارادہ کی پہلے سے حتی الوسع ٹھیک ٹھیک اطلاع نہ دیں؟ حالات مجبوری اور اتفاقاتِ غیر اختیاری کا تو ذکر نہیں۔ لیکن عام طور پر کونسی وجوہ معقول مانع ہوسکتی ہیں کہ ہم اس قسم کے اصول شائستگی کو اپنی عملی زندگی میں کماحقہ وقعت نہ دیں؟ خصوصاً جب کہ وہ باتیں احکام اسلام کے بھی موافق ہوں۔ افسوس ہے کہ ایسے امور میں ہماری اس اب تک عام طور پر بے توجہی برتی جاتی ہے *

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا

کسی قوم پر کسی ملک اور کسی وادی میں اللہ تعالیٰ اس وقت تک عذاب نازل نہیں کرتا جبتک کوئی اپنا رسول نہ بھیج لے اور ان کو پیغام حق نہ پہنچا دے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ قدیم سے چلی آتی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کو لوگ بھلا دیں اور فسق و فجور میں پڑ جائیں تو خدا تعالیٰ اپنے کسی نبی کو دنیا میں رہنمائی کے لئے بھیجدیتا ہے۔ تاریخ کے ورق اُلٹ کر دیکھ لو۔ کوئی مذہبی کتاب پڑھ لو۔ جہاں کہیں بھی عذاب آئے ہیں۔ اُن کا سبب تمہیں یہی معلوم ہوگا کہ لوگوں نے حق کی مخالفت کی۔ اور وہ طرح طرح کی شرارتوں سے سچائی کی راہ میں سد راہ ہوئے۔ اس زمانہ میں بھی ایک رسول آیا۔ پر دُنیا نے اس کے قبول کرنے سے اعراض کیا ہے لیکن خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ اس کی سچائی کو زور آور حملوں سے قبول کروائے تا کہ لوگ راہ راست پر آجائیں اور دنیا میں امن قائم ہو جائے۔ روزمرہ دنیا میں دردناک سے دردناک حادثات واقع ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی غفلت کی نیند سونے والے ہوش نہیں کرتے۔ بڑی بڑی تباہیاں اور ہلاکتیں وارد ہوتی ہیں لیکن لوگ بدستور ظلم اور فساد میں بڑھتے جاتے ہیں۔ تازہ ترین حادثہ یہ ہوا ہے کہ پٹیالہ میں ۱۷ ستمبر کی دوپہر سے لے کر متواتر ۴۸ گھنٹے بارش ہوتی رہی۔ جس سے شہر کی اکثر عمارتوں کو سخت صدمہ پہنچا۔ اور ہزار سے زیادہ خام مکان اور ڈیڑھ سو کے قریب پختہ عمارات قطعی طور پر منہدم ہو چکی ہیں۔ مکانات کے گرنے سے کئی شخص زخمی ہوئے ندی کے چڑھاؤ نے بھی لوگوں کو ہراساں کر رکھا ہے کیونکہ قبل ازیں اس سے پٹیالہ کی خوفناک تباہی ہو چکی ہے۔ اس نشان کو دیکھ کر کیا کوئی سعید رُوح اور پاک فطرت ہے جو فائدہ اُٹھائے اور مسیح موعود کو مان کر اپنی عاقبت سنوارے *

دعوت الی الخیر

ولائت میں تبلیغ اسلام

چوہدری صاحب کا خط

ریویو آف ریلیجنز کا اثر

فلہم پبلک لائبریری میں لیکچر کی تجویز

بخدمت حضرت امیرالمومنین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

یہ ہفتہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے گذرا۔ ریویو آف ریلیجنز کی کاپیاں تقسیم کر دی گئی ہیں ایک شخص کیطرف سے شکریہ کا خط بھی آیا ہے۔ اطمیع ہے امید ہے۔ کہ اور لوگوں سے بھی خط وکتابت شروع ہو جائے گی فوکسٹن سے بھی ایک شخص کا خط آیا ہے۔ اس شخص کا نام غالباً آپ جان پائیں گے۔ یہ شخص نہ عیسائی اور نہ مسلمان۔ دہریہ ہے۔ اس لئے اگر خط شائع ہو۔ تو نام شائع نہیں ہونا چاہیئے۔ اس شخص کے ساتھ دیر تک گفتگو ہوئی۔ اور حضرت صاحب کی بعض پیشگوئیوں کا بھی ذکر ہؤا۔ اس کا نتیجہ یہ ہؤا ہے۔ کہ اسکو تحقیقات کا شوق پیدا ہوگیا ہے۔ دوسرا خط ایک یہود کا ہے۔ جو لنڈن میں رہتا ہے۔ اور تیسرا خط فلہم لائبریری کے سیکرٹری کی طرف سے ہے یکم اکتوبر کو ان لوگوں کے ہاں لیکچر دینے کا فیصلہ ہؤا ہے۔

چوہدری ظفراللہ خان صاحب کے خط میں جس جرمن کونٹ کا ذکر ہے۔ وہ بیچارہ تو اب جنگ میں ہے۔ اور تمام خط وکتابت اس سے منقطع ہوچکی ہے۔ جرمن فوج کو خطرناک مشکلات کا سامنا ہے۔ اس لئے اس کے زندہ واپس آنے کی بھی امید کم ہے۔ ممکن ہے۔ کہ بچ نکلے۔ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا۔ تو اسلام کی اشاعت کا ذریعہ ہو۔ لیکن فی الحال اس سے تمام تعلقات منقطع ہوچکے ہیں۔

پیارے مسٹر سیال!

ریویو آف ریلیجنز ملا۔ آپ کا بہت مشکور ہوں کتاب نہایت عمدہ ہے۔ جنگ کی وجہ سے میری تجارت سست پڑ گئی ہے۔ میں اسکا باقاعدہ مطالعہ کرونگا کتاب صاف طور پر بہت کچھ سکھاتی ہے۔ آپ کو علم ہی ہے۔ مذہب پر بہت سی ایسی کتابیں ہوتی ہیں۔ کہ وہ سمجھ میں نہیں آسکتیں جب تک کہ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی ہوئی ہو۔ میں بہت ممنون ہوں گا۔ اگر آپ مجھے عربی کے حروف بھیجدیں۔ تاکہ میں عربی عبارت کو پڑھ سکوں۔

میں ہفتہ کی شام کو عموماً ہائیڈ پارک میں ہوتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ مجھے ملیں گے۔ ہمارے مکان پر سبز جھنڈی لٹک رہی ہے جس سے آپ کو ہمارا پتہ چل جائیگا۔

امید ہے۔ آپ بخیریت ہوں گے۔ دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(آپکا خیرخواہ۔ چارلس۔ ایس۔ شلانیڈ)

فوکسٹن ۱۶۔ اگست۔ پیارے دوست

آپ نے مجھ کو ریویو آف ریلیجنز بھیجا ہے۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔ "Message of Peace" (پیغام صلح) مجھے بہت پسند ہے۔ جنگ یوروپ شروع ہے معلوم ہوتا ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب کی پیشگوئی پوری ہونے کو ہے۔ میں آپ کی اس مہربانی کا بہت مشکور ہونگا اگر آپ مجھے (حضرت) مرزا صاحب کی جنگ والی پیشگوئی کی ایک کاپی بھیجدیں۔ خواہ اردو میں ہو یا انگریزی میں جو کچھ آپ نے مجھ کو مسٹر کلف کے مکان پر کہا تھا۔ میں نے بہت سوچا ہے۔ بہت حد تک مجھے اس سے اتفاق ہے۔ (حضرت) مرزا صاحب کی پیشگوئیوں کا مطالعہ بغور کرنا چاہتا ہوں۔ یورپ کی بدمستی اور حرص اپنوں کو تباہ کرنے کے درپے ہے۔ ہمارے ہاں جگہ کافی ہے اگر فوکسٹن آنا چاہتے ہیں۔ تو آپ ہمارے پاس ٹھہر سکتے ہیں۔ خوراک اچھی اور عمدہ ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ اور آپکے دوسرے ہندوستانی بھائی جو آپ کے پاس رہتے ہیں۔ خیروعافیت سے ہوں۔

آپ کا صادق ....

فلہم پبلک لائبریری۔ ۱۶۔ اگست

پیارے جناب

آپ کا خط ملا۔ میں مشکور ہوں۔ کہ آپنے اس لائبریری میں لیکچر دینے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔

میں بہت ممنون ہونگا۔ اگر آپ اپنے لیکچر کیلئے اکتوبر میں کوئی جمعرات سوائے پندرہ تاریخ اور نومبر۔ دسمبر میں سوائے ۱۷۔ تاریخ کے مقرر فرمادیں۔

لیکچر کے عنوان کی بابت پھر فیصلہ ہوگا۔

Walter. S. C. Rae

(والٹر۔ ایس۔ سی۔ رائے)

تشحیذ ماہ ستمبر ۱۴ء

(۱) رسالہ "اسمہ احمد" کا جواب اور اس کا ثبوت کہ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ کے مصداق حضرت مرزا صاحب ہیں۔

(۲) مولوی محمد علی صاحب کے عقائد حضرت مسیح موعود کے خلاف ہونے کے زبردست ثبوت بحوالہ تحریرات حضرت اقدس۔ یہ دو مضمون شائع ہوئے ہیں۔ رسالہ کی قیمت ۲؍ ۔ الگ الگ مضمون بھی مل سکتے ہیں۔ اسمہ احمد ار دوسرا مضمون ۱؍۔ محصولڈاک ۱؍

(منیجر تشحیذ الاذہان قادیان سے طلب کرو)

بیعت کرلی

کل اللہ تعالےٰ کے فضل سے بابو محمد حفیظ صاحب ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ پولیس فیروزپور نے حضرت فضل عمر کی خدمت میں بیعت کی درخواست بھیجدی۔ فیروزپور میں اب یہی ایک دوست تھے جو غیرمبایعین کے حامی تھے۔ رفتہ رفتہ ان کے شکوک رفع ہوئے۔ اور پھر جماعت میں واپس آگئے۔ اللہ تعالیٰ احسان ہے اخبار میں اعلان فرمادیں۔ (فرزند علی)

مبایعین

نواب خاں صاحب کھیوا چک نمبر ۲۴۸ لائلپور غلام قادر صاحب چک نمبر ۱۳۶۔ نور محمد صاحب دھرکوٹ بگہ۔ مرزا حسن خان۔ مرزا محمد اکبر خان۔ راجہ محمد ایوب خان رسول ضلع گجرات۔ محمد عبداللہ صاحب سنور۔ ریاست پٹیالہ